نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ۸ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمیکو روشن کرتا ہی — قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۴ جلد ۳ — لودیانہ ۲۸ جنوری ۱۸۷۵ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

دستور العمل

دفعہ ۱ - یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہی +

دفعہ ۲ - مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں +

اول آرٹیکل دینی و دنیوی +

دوم مضامین مالی و ملکی جنسے فایدہ خاص و عام ہو +

سوم منقولات از اخبارات وکتب وغیرہ +

چہارم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے +

پنجم اخبارات ملکی و ولایتی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ وغیرہ +

دفعہ ۳ - قیمت سالیانہ بلا محصول عہ۸ معہ محصول سے ر شش ماہی بلا محصول ۱ ر معہ محصول عہ۸ سہ ماہی بلا محصول ۸ر معہ محصول بارہ آنہ ماہواری بلا محصول دو آنہ معہ محصول چار آنہ +

میعاد پیشگی سال کیواسطے ۲ ماہ اور شش ماہ کیواسطے ایک ماہ سہ ماہی کیواسطے پندرہ یوم ماہواری دست بدست مابعد المضاعف +

اور جو صاحب واسطے ایک سال کے درخواست کرکے درمیان میں التوا اخبار کی چاہینگے پورے سال کی قیمت لیجاویگی کیونکہ یہہ معاملہ حسابی ہمارے دستور العمل کے موافق ہی +

دفعہ ۴ - جو صاحب اکٹھے پرچہ ۶ یا ۱۲ منگانے چاہیں انکی شرح یہہ ہی +

۶ پرچہ کیواسطے ۸ بلا محصول معہ محصول ۱ عہ ۱۲ پرچہ کیواسطے عہ بلا محصول معہ محصول عہ ۶ پرچہ اور ۱۲ پرچہ کے خریدار یکجائی کو ایک پرچہ بطور نذر دیا جاویگا +

دفعہ ۵ - کارسپانڈنٹ اس اخبار کے وہ صاحب ہوسکتے ہیں کہ جو خبریں ہفتہ وار اگر خبر نہو تو مضمون مفید عام ارسال کرتے رہیں - مگر خبر ہو تو راست اور صحیح ہو اور مضمون ہو تو مہذبانہ ہو غیر تہذیبی کوئی فقرہ نہو اور صحیح خوشخط نام نستعلیق کارسپانڈنٹ کا خبر کے نیچے ہونا چاہئے +

دفعہ ۶ - کوئی صاحب خط بیرنگ مطبع میں روانہ نہ کرے خواہ کسی طرحکا معاملہ ہو +

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ایک چھوٹی سی کتاب موسوم فرحت دل تصنیف مسٹر جیمس عمریل جنرل کلارک دفتر گودام سرکاری روڑکی کہ جو فی الحال مشن پریس لودیانہ میں بخط اردو چھپکر تیار ہوئی ہی اور اس کتاب میں ۳۴ غزلیں و بھجن وغیرہ متفرق لو راگی پر حمد خدا و خداوند عیسیٰ مسیح کے واسطے استعمال گانے عیسائیوں کے ہیں اور قیمت اسکی لاگت سی نصف ہی پس جن صاحبوں کو خریدنی منظور ہووے تو بقیمت ۲ ر بلا محصول و ۳ معہ محصول ڈاک پاس مصنف کتاب مذکورہ بالا سے مل سکتی ہی +

رسید زر

سردار عطر سنگہ صاحب رئیس بھدوڑ	سے ر
بابو جوزف صاحب از کوٹ گڈہ	عہ ۱۳ر
بابو جوالا پرشاد صاحب از لودیانہ	عہ ۶ر
محمد وزیر خاں صاحب از راہوں	عہ

حفظانِ صحت کے وسایل — ہوا اور غذا

قدرت کے حکیم نے جسمی صحت کی حفاظت بہت کچھ ہوا پر منحصر رکھی ہو بشرطیکہ اِس عنصر کی طبعی حالتمیں چنداں تغیر و تبدل واقع نہوا ہو۔ جو ہوا کہ انسان کے اندرونی سانس کے ساتھ ہوکر باہر کو آتی ہو وہ ایسی غلیظ ہوجاتی ہو جیسا صاف پانی کسی ایک میلے برتن کے دہونے سے میلا ہوجاتا ہو۔ پس جیسا میلے پانی سے ہر ایک کو پرہیز ہوتا ہو ویساہی لازم ہو کہ غلیظ ہوا سے بھی احتراز ہو مگر عادت ہم لوگوں کو اِس نقص پر آگاہ ہونے نہیں دیتی۔ ہندوستانی لوگوں کے گھر عموماً اِس قسم کے بنے ہوتے ہیں جن میں اِدہر کی ہوا اُدہر اور اُدہر کی اِدہر بیکایک آنے جانے نہیں سکتی اور یہہ رکاوٹ اُس عنصر کی لطافت کو جہٹ کثافت سے بدل دیتی ہو۔ بعض جگہہ ایک چھوٹی سی محوطہ حویلی کثرت آبادی سے ایسی گنجان ہوتی ہو کہ جسکو مرغیوں کے ڈربے یا مویشیوں کی حوالات سے کچھہ کم نسبت نہیں ہو۔ ایکدو جھروکے یا طاقچے بھی اکثر ہوتے ہیں مگر نہایت تنگ۔ پس رات کے وقت جب ایسے تنگ و تاریک خواب گاہ کے دروازے یک لخت بند کرکے بہت سے متنفس وہاں خواب کرتے ہیں تو ظاہر ہو کہ کم سے کم آٹھ گھنٹے تک اُن کو وہی مغلظ ہوا بار بار لینی پڑتی ہو اور نتیجہ یہہ ہوتا ہو کہ صبحکو بجائے تروتازہ اور صحیح الجسم ہونے کے سب سُست اور تھکے ماندے اُٹھتے ہیں اگرچہ تیز چلتی ہوا میں بھی برہنہ سونا پرلے درجہ کا مضر ہو مگر ایسے اموارت سے ہوشیار رہنا ضرور چاہئے جو تازہ ہوا کی اندر آنے جانے کی سدِ راہ ہیں بہت آدمی سوتے وقت اپنا سر مُنہہ لحاف سے لپیٹ لیتے ہیں یہاں تک کہ تازہ ہوا کے لئے ذراسا بھی راستہ نہیں چھوڑتے پس وہی مختصر سی بند ہوا جس میں سے آکسیجن کی چزیں بالکل سَڑ گئی ہیں صحت کی معززہ ہوگی تو کیا ہوگی۔ پس ضرور ہوا کہ سونے اور بیٹھنے کے تمام مکانات وسیع اور بلند ہوویں اور سوتے وقت منہہ لحاف سے باہر رہے تاکہ تازہ ہوا کی آمد و رفت میں چنداں روک ٹوک نہ ہونے پاوے خصوصاً مدرسے عبادت خانے ہر قسم کے کارخانجات وغیرہ جہاں لوگ بکثرت جمع ہوا کرتے ہیں نہایت ہوادار ہونے چاہئیں کُھلے میدان کی ہوا سب سے زیادہ صحت بخش سمجھی جاتی ہو پس ہر متنفس کو لازم ہو کہ روزمرہ کا بہت سا حصہ دروازوں اور احاطوں کے باہر کی ہوا میں صرف کیا کرے۔

دوسرے درجہ پر صحت کا سوید اکل و شرب قرار دیا گیا ہو جسکے اسباب کی تمیز اور انتخاب میں حسب حوصلہ و تاثیر مزاج پرلے درجہ کی احتیاط لازم ہو اور استعمال میں اُسکے اُس انداز کا قایم رکھنا جو جسمی ترکیب یا ہستی کے قیام کیلئے ضروری ہو کبھی کبھی جھوٹھی بھوک کے جوش میں انسان حد سے زیادہ کھاپی جاتا ہو مگر اس حالتمیں سوا معدہ کے زیادہ لادنے اور اُسکی قوا سلب کرنیکے اور کچھہ نہیں ہوتا۔ کہاؤ آدمی اپنے لئے آپ ہی بہت سی سخت بیماریں تیار کرتا ہو اور ایساہی وہ آدمی بھی کچھہ کم مضر کا متحمل نہیں ہوتا جو کھانیکا معمولی وقت ملحوظ نہیں رکھتا۔ غذائیہ اشیا میں سے بہت سی زود ہضم نہیں ہیں بعض اپنی لزوجت اور کثافت کے سبب جیسے باریک پسے ہوئے میدہ کی چربی دار یا روغنی روٹی اروی اور کچالو وغیرہ بعض اپنی رطوبت کے باعث جیسا گوشت گاو۔ اُردکی دال مغز سر یا گوشتیں آجابعض یبوست کے سبب جیسے چنے کی روٹی یا سوکہایا ہوا گوشت وغیرہ کچے میوے ہر قسم کے اور خصوص وہ جنکا مغز استعمال میں آتا ہو مثلاً بادام اخروٹ وغیرہ چونکہ ایسی چیزیں دیر ہضم ہوتی ہیں اسیواسطے اُنکے استعمال میں نہایت احتیاط بکار ہو۔

معدہ میں غذا کے ہضم ہونے اور رگوں میں خون کے بھرنے کیلئے پانیکی مدد نہایت ضروری ہو بشرطیکہ اُسکی اصلیت میں کچھہ فرق نہ آیا ہو ورنہ خراب یا متغیر الدخل پانیکی تاثیر زہر کی تاثیر سے کم نہیں سمجھی گئی بارش کا پانی جیسا بادلوں سے گرتا ہو سب سے اچھا اور صحت بخش گنا گیا ہو گو ندیونکا چلتا صاف اور شفاف پانی بھی اُس سے کم نہیں مگر چھوٹے چھوٹے تالابوں یا دبروں کے سبز رنگ اور بدبودار پانیکا استعمال نہایت زبون ہو۔ کنوؤں یا تالابوں پر جھاڑ دار درختوں کا جُھکا رہنا اچھا نہیں کیونکہ اُن کے پتے گرکر پانی کو متعفن کر دیتے ہیں۔ غرض جس پانی کو تازہ ہوا اور دھوپ کی شعاع نہ لگے وہ اکثر اچھا نہیں رہتا شہروں کے کنوؤں پر اکثر لوگ اسطرح نہاتے اور کپڑے دہوتے ہیں کہ بہت سی میل کچیل اندر چلی جاتی ہو اور وہ پانی کو نہ صرف مکروہ بلکہ صحت کا مضر بنا دیتی ہو۔ میونسپل کمیٹیوں کو ایسی باتوں کا بہت خیال چاہئے۔ وہ شربت جن میں تیز اور مستی اجزا بکثرت ہوتے ہیں مثلاً وائین برانڈی جن اور ہوسکی وغیرہ سب کی سب منہضم قوتوں کے مضر ہیں جسم کی طاقت گہٹاتے ہیں اور آخر میں ایسی ایسی خوفناک مرضیں جسم اور دماغ میں پیدا کر دیتے ہیں جو علاج کے حوصلہ سے باہر ہوتی ہیں۔ پوست اور بھنگ کی یبوست اور برودت بھی معدہ کے لئے کچھہ کم مضر نہیں۔ پس جو شخص اپنی صحت کو بحال رکھنا پسند کرتا ہو اُس کو لازم ہو کہ کھانے اور پینے میں نہایت تمیز اور اعتدال قایم رکھے ✦

بائبل کی پانچ خصوصیات اصلی جو کہ اُسکے منجانب اللہ ہونے پر شہادت دے رہی ہیں

بائبل اپنی سچائی پر خود ہی گواہ کافی ہے۔ خدانے اُسکی سچائی کا ثبوت عالمانہ تقریر اور فاضلانہ تتبع اور تفحص پر جسکے دریافت کیلئے صرف اہل علم لیاقت رکھتے ہوں نہیں چھوڑا اور اُسکی حقیقت کا ظہور دانشمندان کی گواہی اور حسن بیان اہل زبان پر موقوف نہیں رکھا جسطرح ذات خدا رب العلمین یعنے تربیت کنندہ عالمین ہے اسی طرح کلام خدا تربیت کنندہ عالمین ہے کلام الٰہی نہ ہی واسطے استفادہ اہل علم وفضل کے آیا بلکہ کل بنی آدم نے اُسکے وسیلہ صراط مستقیم کو پایا سمجھ دارونکی عقل اُسکے طول و عرض وعمق کو حاصل نہیں کر سکتی اور عقلمندونکی سمجھ اُسکا کنارہ نہیں پا سکتی لیکن اُسکی صفائی اور روشنی اس قسم کی ہے کہ ہر واحد پر اُسکا منجانب اللہ ہونا مخفی ومستور نہیں رہ سکتا ہر ایک راہرو اگرچہ ناواقف ہی کیوں نہو اسمیں بُھول کر گم نہیں کر سکتا وہ چند خاصیتیں ایسی اور اس قسم کی رکھتا ہے کہ اسپر غور کرنیسے اُسکے آسمانی ہونیکا خیال فوراً دلمیں نمود پکڑتا ہے وہ خاصیتیں یہہ ہیں +

پہلی بائبل کی اونچی تعلیم جبکہ ہم بائبل کے مضامین دلمیں لاتے ہیں تو انمیں اس قسم کی تعلیم پاتے ہیں جو کہ طاقت بشری سے خارج ہے اور قیاس انسانی سے باہر آدم زاد وہ تعلیمات نہ تو پہلے اپنی قوت سے اختراع کر سکتا تھا نہ اب جو بیان ہوا ہے اُسکو بخوبی سمجھ میں لا سکتا ہے +

صرف یہی امر کفایت کرتا ہے اسبات کے ثابت کرنیکو کہ بائبل کا مصنف اور بنانے والا انسان نہیں ہو سکتا بلکہ انسان سے بڑا قدرت والا خیالات میں اعلیٰ ہیں سے یہہ بھی سمجھا گیا کہ بائبل کے خیالات ابدی و بیحد و شمار ہیں مثلاً بائبل میں جو خدا کی ذات وصفات کی بابت بیان میں آیا ہے اسپر غور کرو کیسا روحانی و صاف و سلیس کہ خدا واحد و یگانہ ہے کیا ذات میں کیا صفات میں قدیر خبیر رؤف رحیم کریم غیر محدود و غیر متصور اُس روشنی میں رہتا ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا صاحب جلال ساری مخلوق اور محدود چیزوں سے نہایت اونچا اور وہ ایسا بڑا بزرگی شان والا ہے کہ آسمان بلکہ آسمانوں کا آسمان اُسکا احاطہ نہیں کر سکتا اُسکی عظمت اور تقدس اس مقدار ہے کہ آسمان کے پاک فرشتے اُسکے حضور سر جھکاکے اور منہ چھپاکے قدوس قدوس قدوس رب الافواج خدا پکارتے ہیں خدا کی نسبت بائبل میں یہہ بھی بیان ہوا ہے کہ وہ ہم سے نزدیک ہے اور دل شکستہ اور پشیمان اُسکی سکونت جا ترا گاہ ہے وہ ہر ایک بچہ کی زاری کی طرف کان لگاتا ہے اور شیر خواروں پر ظہور فرماتا بائبل کی تعلیم خدا کی بابت کیسی بلند و ارجمند ہے اور بائیمکین و دلپسند وہ یہہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ خدا سب کا خالق و مالک ہے اور مربی اور رازق کل خلقت کا سلطان اور شاہنشاہ اُسکا حکم سب پر رواں اور فرشتے آسمانوں کے سب اُسکے زیر فرمان اُسکے حکم کے تابعدار اُسکے احکام کے خدمتگذار علاوہ اسکے یہہ بھی بیان آیا ہے کہ کوئی چڑیا بے حکم خدا زمین پر نہیں گرتی اور ہمارے سر کے بال سب اُسکے گنے ہوئے اور شمار کردہ ہیں ہم خدا کو اپنی زندگی کا سارا حال چھوٹا بڑا اسپر ذکر کر سکتے ہیں اور شبانہ روزی حاجات روا کرنے کے لئے ہم اُس سے دعا کر سکتے ہیں بائبل میں یہہ بھی ہے کہ خدا مقدس پاک صدق و عدالت سے بھرپور اور ظلم و بے انصافی سے دور اُسکی آنکھیں اس قسم کی ہیں کہ گناہوں پر بغیر نفرت کے نظر نہیں کر سکتا خدا کا تخت صدق و صداقت میں قایم ہے اور فضل ومحبت کے ساتھ وہ دایم ہے رحیم و کریم اپنے بندوں پر برکت بخشنے پر خوش ہوتا ہے اور اُسکا جلال اُسکے فضل و افضال میں ظاہر ہوا ہے اب میں پوچھتا ہوں کہ اس قسم کا خیال خدا و ذو الجلال کی نسبت جو کہ ایسا بلند و پاکیزہ ہے اور روحانی اور صاف اور ہمارے فہم و دریافت کے اندر مقدس اور عادل اور فضل ومحبت سے بھرپور کہاں سے آیا کیا اسکو انسان ضعیف خلقت نے اپنی طاقت و توانائی اور عقل و دانش سے پیدا کیا ہرگز نہیں کیونکہ اگر ایسا ہونا ممکن ہوتا تو ہنود میں مُنی اور رکھیوں کے درمیان اور روم و یونان کے حکما کی مصنفات میں ضرور مرقوم ہوا ہوتا کیونکہ ہم کو معلوم ہے کہ ان ہر سہ اقوام میں بڑے بڑے عالم فاضل جن کا نظیر کسی طبقہ میں نہیں بتا سکتے پیدا ہوئے اور بہت کچھ لکھ مرے لیکن جب ہم انکی کتابیں پڑھتے اور مطالعہ کرتے ہیں تو اُن میں کیسا خلاف اور خدا کی ذات و صفات کی نسبت مختلف بیانات پاتے ہیں کوئی کہتا خدا موجود نہیں اور کوئی وجود کا قایل ہو کر نصیب و قسمت و مادہ و ہیولا کو مقدم رکھتا کسی نے خدا کو پاک بیان کیا اور کسی نے ناپاک کسی نے ناپاکی دونوں کا بانی بتایا کسی نے اُسکی عدالت کا اقرار کیا اور کسی نے رحمت کو عدالت پر غالب بتایا کوئی اُسکی الوہیت کا قایل ہوا اور کسی نے خلقت کی نسبت اُسکو بے پروا بتایا اور کوئی ان سب کے برخلاف اور جب ہم اُسکی ذات و صفات کا شرح و بیان بائبل میں پڑھتے اور دیکھتے ہیں تو کیسا واضح صاف وسلیس یکساں بے کم و بیش پاتے ہیں باآنکہ جسمانی مصنف اور جامع صوری بائبل کا ایک نہیں ہوا بلکہ بہت اور وہ سب ایک زمانہ اور ایک ملک میں پیدا نہیں ہوئے بلکہ مختلف ملک اور زمانہ میں وجود پایا کوئی اُن میں راجا ہوا کوئی پرجا کوئی عالم کوئی عامی غیر

پیغمبر بعض رسول کوئی عابد کوئی زاہد ہر چند اُنکی ذات و صفات و لیاقت میں اختلاف مزبورہ واقع ہوا لیکن اُن سب کا بیان خدا کی ذات و صفات کی نسبت یکساں اور متحد ہے اور ایسا ہی کہ اُسکی صداقت اور صدق بیانی پر ہمارا دل یعنی عقل و تمیز خود ہی گواہی دے رہی ہے بائیبل کے پڑھنے اور اُسکے بیان پر جو کہ خدا کی ذات و صفات کی نسبت واقعہ ہوا غور کرنیسے دل خود بخود اُسکے الہامی ہونیکا معترف بنجاتا ہے عجب نہیں کہ کوئی مسلمان اِس بیان کو پڑھکر دعوی کر بیٹھے کہ ہمارے قرآن میں بھی خدا کا اِس قسم کا ذکر و بیان مذکور ہوا تو اُسکے بے الہامی ہونیکا اقرار کرو - اسکا جواب یہہ ہے کہ قرآن بائیبل کے بعد مرتب ہوا عجب نہیں بلکہ قرین قیاس ہے کہ محمد صاحب کا خیال بابت ذات و صفات خداوندی اُنہیں کتب سے چُن لایا اور اُنہیں کتب سماوی سے منتخب کرکے نیا صحیفہ بنا کر دکھلایا کیونکہ اُنکے رشتہ داروں اور واقف کاروں میں سے کئی آدمی یہودی عیسائی علم کتب سے واقف تھے غالب یہہ ہے کہ اُنکے خیالات خدا کی ذات و صفات کی نسبت اُنہیں سے مستحکم اور درست ہوئے اور وہ مسلمانوں کے زعم میں الہامی کتاب کے جامع بنے پھر بائیبل میں خدا کی شریعت پاک کی بابت جو بیان ہوا اُسپر غور کرو بائیبل کی تعلیم انسان کی بابت ویسی ہی عجیب و غریب ہے جیسی خدا کی ذات و صفات کی بابت - اِنسان کیا ہے اور کِسکو کہتے ہیں اِس سوال کے جواب میں مختلف قومیں انواع طرح کے خیالات پیش کرتے ہیں اُنکے خیالات اُنکی لیاقت کے مطابق بلند یا پست ہوا کرتے ہیں مثلاً ناشائستہ قومیں کامل انسان اُسی کو تصور کرتی ہیں جسمیں جسمانی طاقت چترائی دلیری اور بیرحمی کثرت سے ہو لیکن مہذب قومیں اِن صفتوں کو کمالیت کا نشان نہیں سمجھتی بلکہ عقلی اور اخلاقی بڑائی کو وہ مقدم رکھتی ہیں اور اول جانتی لیکن انسان کا سچا اور کامل خیال کیا ہے بائیبل کو پڑھو اور سیکھو پاک کتاب میں مرقوم ہوا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی شکل پر بنایا لیکن بسبب ملوث ہو جانے انسان کے ساتھہ لوث گناہ کے وہ شکل اصلی اُسکی دکھلائی نہیں دیتی اور نظر میں نہیں آتی مگر خدا پاک کی شریعت میں جو کہ خدا کی مرضی کا نقشہ ہے اور ایک آئینہ اور شیشہ کی مانند ہے جس میں خدا کی صورت نظر آتی ہے اور شریعت ہم کو سکھلاتی ہے کہ کامل انسان وہی ہے کہ جو خدا کو اپنے سارے دل سے محبت کرتا ہے اور اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کرتا ہے جیسا اپنے آپ کو خدا کے دس احکام منزلہ پر نظر کرو جو کہ اُسنے کوہ سینا پر کل دنیا کی ہدایت کے لئے موسی کو عنایت فرمائے اور کیسے عمدہ اور عجیب ہیں اور بے نقص و عیوب اُنپر عمل کرنے سے انسان کیسا اونچا اور عالی محل بنجاتا ہے بلکہ خدا کی رفاقت میں شریک ہو جاتا دسوں احکام کیسے گہرے اور عمیق ہیں نہ صرف جسمانی عمل کو چاہتے ہیں بلکہ اندرونی سچائی اور دلی صفائی صدق و رضا کی تابعداری کو وہ کیسے وسیع و فراخ ہیں کہ انسان کے ہر ایک قسم کا کار و خیال و بول چال ہر نوع کا پیوند و ارتباط بلکہ دنیاوی حیات کی ہر ایک بات کو حاوی اور شامل ہیں ایسی پاک شریعت جو ہر ایک نقص و عیوب سے مبرا اور خالی ہو اور اُس کا طول و عرض و عمق خدا کی ذات کی مانند غیر متناہی ہو انسان کے قیاس سے بالکل باہر ہے ایسی شریعت کو نہ تو انسان پہلے اپنی فکر سے ایجاد کر سکتا تھا اور نہ اب جبکہ اُس کو خدا نے ظاہر کیا اُسکے پورے معنے سمجھ سکتا ہے ہندو یونانی اور رومی قوموں کے درمیان جو کہ مذہبی شریعت رکھتے ہیں اُنپر نگاہ کرو وہ شریعتیں کوہ سینا کے احکام کے مقابلہ میں کبھی نہیں ہو سکتی اور فروغ نہیں پا سکتی کچھہ باتیں اُن میں اچھی اور پسند کے لائق بھی ہیں ویسی ہی جیسی کہ خداوندی شریعت میں لیکن ساتھہ اُن احکاموں کے ایسے احکام بھی اُن میں پائے جاتے ہیں جو نہایت پلید و رذیل اور خدا کی ذات پاک کے لائق نہیں ہو سکتی مثلاً سچائی کے ساتھہ جھوٹھہ بولنے کی بھی اجازت ہے پرہیزگاری کے ساتھہ زناکاری کی بھی اباحت ہے اور دیانت کے ساتھہ بعض موقعہ میں چوری کرنا بھی جایز رکھا یہہ شریعتیں بھلائی برائی کو شامل ہیں اور نیک و بد دونو اُن میں داخل جیسا اُنکے بانی اور موجد تھے لیکن خدا کی شریعت جو کہ بائیبل میں ہے وہ بالکل پاک اور بے نقصان کل سچائی اور راستی سے معمور خدا کی ذات کی مانند جسکا وہ نتیجہ اور فرمودہ ہے یہہ خاصیت خدا کی شریعت کی اُسکی سچائی پر گواہ کافی ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ کتاب مقدس بلا ریب الہامی ہے + باقی آیندہ

منقولات

جھوٹھے گواہ

اکثر تجربہ کار لوگوں کی یہہ رائے ہے اور ہم بھی اسکو تسلیم کرتے ہیں کہ انگریزی عملداری کے اندر گواہوں کی شہادت پر بہت کچھہ دارمدار ہے - جو لوگ گورنمنٹ انگلشیہ کے اصول سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ سرکار کا منشا یہہ ہے کہ اگر دس مجرم بوجہ نہ پہنچنے ثبوت کامل کے رہا ہو جائیں تو اُس سے بہتر ہے کہ ایک آدمی ناکردہ گناہ مصیبت میں مبتلا ہو اور مفت میں سزا پائے + بار بار کے تجربہ سے ظاہر ہوا ہے کہ گو مجسٹریٹ کی رائے میں ایک شخص مجرم ہے مگر شہادت معتبر نہ پہنچنے سے وہ بری

کرو یا گیا یہاں تک کہ اگر کسی کے مکان میں آدھی رات کے وقت چور کود ے تو اُس سے بھی گواہ طلب ہونگے *

خیر یہاں تک تو ہم گورنمنٹ کے قانون کو چنداں قابل اعتراض نہیں سمجھتے مگر کلام اس میں ہے کہ آیا سچے گواہ بہم ہوتے ہیں یا نہیں *

یہہ امر بہت کچھ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ سچے گواہ شاذ ہوتے ہیں۔ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ جس چیز پر قریب قریب کل کارروائیاں منحصر ہیں اُسمیں اسقدر نقص ہے اگر کوئی ہم سے اس امر کا ثبوت مانگے کہ عدالتوں میں سچے گواہ کم ہوتے ہیں اور جھوٹے بہت تو غالباً ہم ثبوت کافی نہ دے سکینگے کیونکہ جھوٹے گواہ جو روحانی تہذیب سے بالکل معرا ہوتے ہیں کبھی اپنے جرم کا اقرار نکرینگے لیکن تسپر بھی ہمکو یقین کلی ہے کہ ہمارے ناظرین اولی الابصار ہم سے ضرور متفق الرائے ہونگے۔ اے صاحب جھوٹے گواہونکا ملنا کیا کوئی امر دشوار ہے چار آنے فی گواہ دیجئے جسقدر چاہئے لیجئے۔ یہہ بات لحاظ کے لایق ہے اور اسپر جسقدر غور کیا جائے اُسقدر ہمارے دیس کے لوگونکا فایدہ ہے۔ اس بات کی شکایت ہم گورنمنٹ سے نہیں کرسکتے کہ جھوٹے گواہوں کی اسقدر گرم بازاری ہے۔ مگر ہاں اُن حکام سے البتہ شاکی ہیں جو صرف اپنی محنت بچانے کے لئے جھوٹے گواہونکو سزا نہیں دیتے۔ جھوٹے گواہوں ہی کی وجہ سے مقدمہ اکثر سچ کا جھوٹھ اور جھوٹھ کا سچ ہو جاتا ہے پس ایسے شریر آدمیونکی تنبیہہ بہر حال واجب ہے۔ اسمقام پر ہم اپنے پیارے دوست جناب منشی محمد نعمت علیخاں بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کیمپری کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ڈپٹی صاحب ممدوح جھوٹے گواہونکی خوب خبر لیتے ہیں اور قرار واقعی سزا دیتے ہیں ہم نے سنا ہے کہ اب جھوٹے اور مفسدہ پرداز لوگ خاں موصوف کے اجلاس پر جاتے ہوئے کانپتے ہیں۔

خدا کرے اسی طرح اور سب حکام بھی جھوٹے گواہوں کو سزا سے باز نہ رکھیں * ازاخبار وکیل ہندوستان

ڈاکٹر لونگسٹون صاحب کی موت کا حال

آنجہنیم اخبار میں ڈاکٹر لونگسٹون صاحب کے روزنامچہ کا جو ابھی مطبوع ہوا ہے مفصل بیان مرقوم ہے چنانچہ ڈاکٹر صاحب کے مرنیسے چند روز پہلے کی کیفیت حسب ذیل ہے ہر روز برابر بارش کا نزول تھا اور آسمان بادلونسے گھرا رہتا تھا اور زمین مثل سطح آب کے تھی جھیل پر کوئی کشتی نہ تھی اسلئے انہیں ہر روز صبح سے رات تک پایاب چلنا پڑا اور وہ ملک بالکل ویران اور نہ وہاں کوئی مکان تھا کہیں کہیں آبادی تھی بعض اوقات پرندونکی آواز سے کسی گانونکے نزدیک ہونیکا احتمال ہوتا تھا لیکن وہانکے باشندے یہہ گمان کرکے کہ وے غلام کرنے آئے ہیں اپنی خوراک کو چھپا دیتے اور اُنکے پہنچنے کے پیشتر ہی بھاگ جاتے تھے اور بعضے بہانہ راہبری انکو راہ سے بیراہ کر دیتے ایک موقعہ پر وہ چودہ روز تک رستہ بھولے چونکہ صاحب موصوف پہلے ہی مریض تھے اس سے اور بھی تکلیف ہوئی وہ اکثر دعا مانگا کرتے تھے کہ بعد اختتام اس کام کے واپس جانے پر ہم مریں لیکن اول وہ چار چشمے جنکی تلاش میں نکلے ہیں دریافت ہو جاویں اُنکا یہہ قول تھا کہ کسی دنیاوی چیز کی خاطر مایوس ہوکر ہم اپنے اسکام کو ترک نہ کرینگے۔ ۱۹ اپریل کو اُنہوں نے یوں تحریر فرمایا میں نہایت ہی کمزور ہوں اور میری سواری کا گدہا ایکسو گز کی مسافت بھی طے نہیں کرسکتا اس جست وجو میں بالکل راحت نہیں۔ ۲۱ اپریل کو صاحب موصوف نے ایک گانوں سے جسمیں وہ شب باش ہوئے تھے کوچ کیا لیکن تھوڑی دور جاکر اپنی سواری سے گر پڑے اور اُنکے ہمراہیوں نے اُٹھا کر اُنہیں گانوں میں پہنچایا اور ایک ڈولی بناکر اُسمیں اُنکو آہستہ آہستہ وہ یہ ولئے پھرے ۲۵ ماہ مذکور کو وہ ایک ایسی جگہہ میں پہنچے جہاں کے باشندے نہ بھاگے صاحب موصوف نے اُنکو اپنے پاس بلاکر اس پہاڑی کی بابت استفسار کیا جس سے یہہ چاروں دریا نکلے ہیں اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم کبھی سفر ہی نہیں کیا ۲۶ کو اُنہوں نے اپنے روزنامچہ میں یہہ آخری باتیں درج کیں میں بالکل ماندہ ہو گیا ہوں میں یہاں ہی تندرست رہونگا * * * * * * میں نے بکریوں کو خرید کیا ہے۔ اب ہم دریائے مولیا مو کے کنارہ پر ہیں۔ اسوقت صاحب موصوف میں اسقدر طاقت نہ تھی کہ کھڑے ہو سکیں اُنہوں نے اکثر کہاروں سے کہا کہ ڈولی کو زمین پر رکھ دیں بعض وقت اُنپر نیند غالب آجاتی اور اُنکے ہمراہی خوف زدہ ہو جاتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ موت قریب آتی جاتی ہے اُنہوں نے مقام الالا میں پہنچکر صاحب کو ایک جھونپڑی میں ایک چارپائی پر جو زمین سے کچھہ اونچی تھی لٹا دیا اور اُسکے پاس ایک صندوق اور اُسکے اوپر ایک ادویات کی صندوقچی رکھدی اور دروازے کے باہر آگ جلادی اور اُسکے اردگرد محافظ بیٹھ گئے اور ایک لڑکا جھونپڑے کے بھیتر پڑ گیا *

۳۰ ماہ مذکور کو صاحب موصوف نے بوقت ۱۱ بجے رات کے سوسی کو بلا کر پوچھا کیا ہمارے آدمی شور کر رہے ہیں اُس نے جواب دیا یہاں کے لوگ ایک بھینس کو اپنے کھیتوں سے نکال رہے ہیں پھر پوچھا لوئیلا میں کتنے روز میں پہنچیںگے بعد ازاں جلدی سخت درد سے آہ کھینچکر آنکھیں بند کرلیں پھر آدھی رات کے وقت سوسی کو پھر بُلا کر صاحب موصوف نے کچھہ دوا لی اور کمزوری کی آواز سے کہا خیر اب تم جاؤ۔ یہہ انکی

آخری باتیں تھیں چار بجے صبح کو اُس لڑکے نے بھاگ کر سوسی سے کہا جلدی آؤ مجھے اندیشہ ہے کہ صاحب مر گئے ہیں سوسی نے چار آدمیوں کے ساتھ جھونپڑی میں جا کر دیکھا کہ اُنکا آقا چارپائی پر نہیں لیکن اُسکے پاس گھٹنوں کے بل پڑا ہوا ایک بتی کی روشنی سے ان لوگوں نے دیکھا کہ وہ تکیے پر اپنے سر کو ہاتھوں میں رکھے ہوئے لیٹے ہوئے ہیں ایکنے آہستگی نزدیک جا کر اپنا ہاتھ صاحب کے رخساروں پر رکھ کر معلوم کیا کہ بالکل سرد ہیں ڈاکٹر لونگ ستون نقد جان بحق ہوئے اسکے تھوڑی دیر بعد مرغ نے اذان دی یہ واقعہ یکم مئی سنہ ۱۸۷۳ء کی صبح کو وقوع میں آیا +

مراسلات

مضمون ذیل ایک نامہ نگار صاحب نے واسطے اندراج نور افشاں کے ہمارے پاس بھیجا جسے ہم درج کرتے ہیں۔ اکثر صاحبان حکام و دیندار و پادری صاحبان کلمات ذیل کو تسلیم کرتے ہیں لیکن خاکسار وجہ بیہودہ اعتراض کیا جاتا ہے اول جبکہ انگریزی پوشاک مغروری کا نشان ٹھہرتی ہے دوم اس سبب سے کہ انگریزی پوشاک ہندوستانیوں کو زیبا نہیں دیتی ہے یقین ہے کہ تربیت و تجربہ کاری سے ہندوستانی عیسائی ایسی پوشاک پسند کرینگے جو نہ انگریزی نہ ہندوستانی ہو بلکہ دونوں کے درمیان ہوگی +

مغروری اور انگریزی پوشاک کا مقابلہ

جناب صاحب مہتمم نور افشاں سلامت

تسلیم۔ سطور ذیل ارسال خدمت کرتا ہوں بشرط پسند درج نور افشاں فرما کر راقم کو ممنون فرمائیے +

راقم ایس ٹی جی

اکثر صاحبان حکام دیندار اور پادری صاحبان دیانت شعار کے دلوں میں یہ خیال غلط بے بنیاد سمایا ہوا ہے کہ جب کوئی ہندوستانی عیسائی انگریزی پوشاک اور طرز اطوار پذیرا کرتا ہے تو وہ اپنے ہموطنوں کے درمیان حقیر اور صرف ایک ٹھوکر کا باعث ہوتا ہے لیکن عقل ناقص راقم کی اس بات کو مسلم نہیں کرتی کیونکہ میں کتنے ہندوستانی عیسائیوں کو جانتا ہوں جو کہ انگریزی پوشاک اور طرز اطوار انگریزی رکھتے ہیں تو بھی اپنے ہموطنوں کے دلونمیں حقیر معلوم نہیں ہوتے بلکہ وے اُنکو باعث عزیملی اور فروتنی اور دینداری کے اسقدر اُلفت اور محبت کرتے ہیں کہ تحریر سے افزوں ہے اور اُنکی نصیحت اُن لوگوں کے دلوں میں اسقدر موثر ہوتی ہے کہ وے بدل وجان کہتے ہیں کہ فی الحقیقت یہہ کلمات نصیحت قابل تحسین اور لایق عملدرآمد کے ہیں تو اس سے یہہ معلوم ہوا کہ انگریزی پوشاک ہندوستانی عیسائیوں کے ہموطنوں کے نزدیک موجب تحقیر مطلق نہیں بلکہ اُنکی مغروری اور تکبر موجب نفرت ہے اکثر تجربہ میں آیا ہے کہ جب کوئی انگریزی تعلیم یافتہ مسیحی مذہب کو قبول کرتا ہے تو اپنے ہم قوموں سے علحدہ رہتا ہے اور محبت برادرانہ کرنے کی کوشش کما حقہ نہیں کرتا بلکہ اپنے تئیں جہانتک ہو سکے الگ رکھتا ہے اور بات چیت اور طریقہ کو اس قدر ظاہر کرتا ہے کہ اُن لوگوں کو نہایت ناگوار اور ناشایستہ سمجھ کر اُن سے ملنا جلنا اور دوستی کرنا اپنی ہتک سمجھتا ہے پس یہی امر موجب نفرت ہے کہ ہندوستانی عیسائیوں کو اپنے ہموطنوں کے دلوں میں حقیر کراتی ہے اسواسطے جبتک یہہ عادت قبیحہ اور رذائل مذموم اپنے دلسے دور نکرے تبتک یہی دشمنی دونوں میں قایم رہیگی اور حقیقتاً یہہ کام نفس کشی کا ہے جو کسی سے ہو سکتا اور قرآن کے موافق ہونا البتہ مشکل ہے جو لوگ اس وتیرہ کو قبول کرتے ہیں وہ ہر ایک چھوٹے بڑے کی نظر میں مقبول اور منظور ہیں اور مطلقاً اس بات کا قایل ہونا کہ پوشاک انگریزی ہندوستانی عیسائیوں کو حقیر کرتی ہے وہ دعوی بلا دلیل اور بیجا ہے ہاں البتہ وہ لوگ جو کہ مغروری کو بہتری اور بہبودی سمجھ کر کرتے ہیں وے لوگ اُنکی نظروں میں حقیر ہوتے ہیں نہ کہ کل ہندوستانی عیسائی جو لوگ عادات متنفرہ اپنے سے دور اور خصلت حسنہ کو قبول کرتے ہیں اور ہر ایک کو دلسے بخوشی تمام پیش آتے ہیں وہ ہر ایک کے دل میں محبوب اور مقبول ہیں علاوہ اسکے وہ لوگ کہ باوجود مختلف مذاہب کے اتحاد رکھتے ہیں تو اسکا موجب یہی محبت برادرانہ اور عدم بغض کا ہے سے دل را بدل رہیست در ین گنبد سپہر + وز کینہ سوی کینہ وز مہر سوی مہر + کیسا ہی دوسرا سنگدل ہو جبکہ اپنے جی میں عزت نسو جیسی تو ہیں اور عزیز معلوم ہوتا ہے علی الخصوص اپنے ہموطن کو کہ پہلے ہی سے اُنکے دلونمیں شفقت قلبی ثابت ہوتی ہے جو کوئی اپنے دل کو زنگ غرور سے صاف رکھے وہ ہر ایک کے دل میں بلاشک پیارا ہے نہ کہ دل کو مکدر بکدورت رکھ کر اوروں پر طعن رکھے بلکہ اپنے آپکو مصفا اور شفاف رکھے تاکہ غیر وطنوں کے دلونمیں بھی عزیز معلوم ہو اور بصورت عدم صفائی دلکے جو کہ ہموطنوں کے دلونمیں حقیر کراتی ہے تو غیر وطنوں کے دلوں میں کیونکر نہوگی پس دعوی حقارت بلا کسی قید غرور اور عدم محبت برادرانہ کے نہایت باطل ہے البتہ دعوی بقیود مذکورہ بالا قابل سماعت ہے اور مغروری ہندوستانی عیسائیوں کی صرف موجب تحقیر پوشاک کے نہیں بلکہ پوشاک مع الوجود اور حلیمی اور مہربانی باعث محبت وجود مع الپوشاک ہے بجارت مطلق خداوند کریم ہمیں اور مددگار پادری صاحبان دیندار جو کہ اپنے وطنوں کو چھوڑ کر اس ملک تحیف و ہندوستان میں آئے ہیں تاکہ خداوند مسیح کا سایہ جلال ظاہر اور اس ملک کے لوگ جہالت سے نکلکر عظمت شان اُسکے سے محروم نہ رہیں

اخبارات ملکی و ولایتی

سیالکوٹ ہمارے کارسپانڈنٹ کی تحریر پر ہو کر موضع کلاں والہ میں اس قدر اولے پڑے کہ تمام زمین سفید ہو گئی تھی اور ہر ایک اولہ بقدر آدہ چھٹانک کے تھا۔ موضع کھلچیاں علاقہ رعیہ میں ایک زمیندار کا ہاتھ میں نکالتے وقت بیلنے میں آکر صاف قلم ہو گیا +

متہراداس ڈپٹی انسپکٹر تھانہ رعیہ نے علاقہ میں انسداد وارادات میں ایسی عمدہ تجاویز کی ہیں کہ اب وارادات قطعی بند ہو گئیں اور بدمعاش اس علاقہ سے بھاگتے جاتے ہیں۔ اور واسطے انسداد زہر خورانی مال مویشی کے یہہ تجویز ہوئی ہی کہ زہر صرف ایک ہی دوکان میں بکا کرے جس سے خاکروبوں کا حال معلوم ہو جاویگا +

مہاراجہ بروده کی معزولی صاحب پبلک اوپینین تار برقی کی خبروں سے لکھتے ہیں کہ جب مسٹر سور صاحب بہادر معہ کاغذات تہمیہ زہر خورانی صاحب ایجنٹ ازجنوب حسب الطلب نواب گورنر جنرل بہادر کے ۱۳ جنوری کو کلکتہ میں پہنچے کئی بار ایوان گورنری میں تخلیہ ہو کر جملہ کاغذات دیکھے گئے اور کل مقدمہ پر بڑی احتیاط کے ساتھ غور ہوا آخر کار جرم مذکور سنگین اور تحقیق قرار پاکر رئیس کی نسبت حکم معزولی صادر ہوا اور اہتمام کسی قدر کاروبار ریاست کیواسطے ایک صاحب کمشنر مقرر کئے گئے اور چار سو سپاہی گورے رجمنٹ فسلیرز معہ ایک توپخانہ کے روانہ کئے گئے اور انتظام ریاست کا خود جناب گورنر جنرل بہادر نے اپنے تحت میں رکھا اور ایک اشتہار اس مضمون سے جاری فرمایا کہ شہادت سے ثابت ہوتا ہی کہ مہاراجہ گائیکوار نے کرنیل فیر صاحب بہادر کو ارادہ زہر خورانی کی ترغیب دی جو بڑا سخت جرم ہی اور خلاف ورزی اُس شرط کے ہی جسکے بموجب مہاراجہ گائیکوار مقرر کئے گئے تھے اور یہہ فعل مخالفت گورمنٹ کا ثابت ہی تحقیقات عام درباب صداقت جرم نسبت مہاراجہ صاحب گائیکوار ملتوی کی گئی اور انتظام ریاست جناب ویسرائے بہادر نے اپنے ہاتھ میں لیکر ضروری اختیارات ایک خاص کمشنر کو عطا فرمائے انتظام ملک بموجب دستور اور قانون ملک کے ہوگا ریاست ملک مقبوضہ سرکار میں داخل نکیجاویگی بعد انکشاف نتیجہ تحقیقات مقدمہ کی وہاں پر دیسی حکومت ہوجاویگی یعنے بجائے رئیس معزول کے مثل ریاست ٹونک اس ریاست پر بھی ریاست کا مستحق شخص قایم کیا جاویگا + از کوہ نور

آبو میں ایک ایسا فقیر معہ ۲۰ پچیس اپنے چیلوں کے آیا ہی جن کی پوشاک لکڑی کے ٹکڑے تھے جو زنجیر کے ساتھ اُنکی کمروں سے نیچے لٹک رہے ہیں کہتے ہیں کہ انکا گرو ایسے پلنگ پر سوتا ہی جسپر تین انچ لمبی میخیں گڑی ہوئی ہیں +

ڈفلا کے دو سرداروں نے جنکا نام تانگ اور گوبند ہی جنرل سٹافورڈ صاحب کے سامہنے اقرار کیا ہی کہ ہم نے موٹلا پر حملہ کرنیکی ترغیب دی ہی +

تازہ خبر سے معلوم ہوا کہ اموٹلا کے درمیان جو ۴۰ آدمی ڈفلوں نے اسیر کئے تھے اُنمیں سے ۳۱ آدمی رہائی پاکر واپس آئے ہیں +

کلکتہ میں انگریزوں کے درمیان آجکل رقص و سرود نہایت ہی مکروہ سمجھا جاتا ہی اور لوگ اُس سے کمال نفرت رکھتے ہیں اسلئے مشکل سے وہاں پانچ چھ ایسی عورات دستیاب ہونگی جنکا پیشہ رقص کا ہی +

نورافشان باعث اس نفرت کا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہاں دین عیسوی کی تاثیر بہت پھیلتی جاتی اور لوگ تہذیب اور شایستگی میں کمال ترقی کرتے جاتے ہیں اور اُن کو سوائے ناچ رنگ کے بہت سے ایسے شغل ہیں جنسے ایسے واہیات کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت نہیں ملتی ہی +

بیدیا قوم کی ایک ہندو عورت نے فری چرچ مشن میں دین عیسوی کو قبول کیا ہی +

بذریعہ تار برقی منکشف ہوا کہ الیفونسو ملکہ ازبہ کا بیٹا ہسپانیہ کا بادشاہ قرار پاکر مشتہر ہوا

صاحب بمبئی گزٹ بحوالہ تار برقی ا[illegible] کارسپانڈنٹ کے جو ہمراہ مہم ڈفلا کے ہی ناقل ہیں کہ ۱۱ جنوری کو جب فوج سرکاری نے اسیران میں سے سب سے پچہلے شخص کو آزاد کروایا تو اُس ناشکرگذار نے کہا کہ اس رہائی سے مجھے اسیری ہی بھلی تھی +

بمبئی میں چند روز ہوئے ایک ہندو بیوہ کی شادی ہوئی موقعہ شادی پر طرفین کے قریب پانچسو دوست آشنا کے اور کئی ایک برہمن بھی موجود تھے دُلہا پرارتہنا سماج کا خاص ممبر اور دولہن ہندوں میں سے اعلی قوم کی تھی +

پادری ولیم سمتھ صاحب جنہوں نے چالیس برس تک بنارس میں بڑی جانفشانی سے کام کیا تھا اور ہندوستان میں سب سے پرانے پادری تھے یکم جنوری کو لنڈن کے متصل برف کے گرنے سے جاں بحق ہوئے +

بیگم صاحبہ بھوپال کی بیٹی کی شادی ۲۴ ماہ حال کو ہونے والی تھی +

راجہ صاحب والی پرتاب گڈھ معہ اپنی رانی صاحبہ کے انگلستان کو جانیکا ارادہ رکھتے ہیں +

کہتے ہیں کہ گائیکوار کی نسبت علاوہ اور الزاموں کے ایک یہہ بھی ہی کہ اُنھوں نے ایک شخص کو جو لکشمی بائی

کے پہلے خاوند کی خاطر گورنمنٹ بمبئی کے پاس آیا تھا مروا ڈالا +

سر لیوس پیلی صاحب نے گائیکواڑ کے محل میں چالیس لاکھ روپیہ پایا ہے سرداروں نے اس روپیہ کی خبر سے بالکل انکار کیا تھا +

اکیاب میں ۲۳ دسمبر کو خفیف سا زلزلہ محسوس ہوا +

جاپان سے کہتے ہیں کہ شاہ میکاڈو جرمنی زبان سیکھنے میں خاطر خواہ ترقی کر رہے ہیں +

[illegible]س محمد مرزا باشندہ شیراز سے ایسا قصور سرزد ہوا کہ جس پر اسکی نسبت یہہ فتویٰ دیا گیا کہ وہ ایک تھیلے میں معہ ایک سانپ اور ایک بلی اور ایک مرغ کے بند کیا جائے اور ایک گھنٹے کے عرصے کے بعد جب یہہ باہم خوب آشنا بن جاویں یہہ تھیلا دریا میں پھینکا جائے خوش قسمتی سے محمد مرزا کی جس کی جیب میں ایک چاقو تھا تلاشی نہ لی گئی - جس وقت کہ تھیلے کا منہہ بند کیا گیا اس نے پہلے تو چاقو سے سانپ کو جو اس کی ٹانگ سے لپٹ گیا تھا دو ٹکڑے کر ڈالا بعد ازاں مرغ اور بلی کا کام تمام کیا پھر وہ سخت چیخیں مارتا رہا جس سے یہہ معلوم دیتا تھا کہ وہ جانور باہم لڑتے اور اسے ایذا پہنچا رہے ہیں معین وقت پر جب وہ تھیلا دریا میں پھینکا گیا محمد مرزا نے جلدی اپنے تئیں تھیلے سے رہا کیا اور دریا پار ہو کر جسقدر جلد ہو سکا یوروپ میں پہنچا اور اپنے آبائی ملک سے جلا وطن ہوا +

بنگال میں کل آمدنی ڈاکخانہ کے اشٹامپو کی سال گذشتہ میں پندرہ لاکھ روپیہ سے کچھ زیادہ ہوئی +

صوبہ مذکور کے پاگلخانوں میں سال گذشتہ کے اختتام پر ایک ہزار سے زیادہ پاگل تھے دیوانگی کا خاص باعث یہاں کثرت استعمال گانجے سے ہے +

صوبجات متحدہ امریکہ میں ایک لاکھ چینی اور پچاس چینی مندر موجود ہیں +

دارفر واقعہ وسط افریقہ کی کل سلطنت نے سوائے خاندان شاہ مخرج کے جو بھاگ گیا ہے مصر کے متعلق ہونا قبول کیا ہے +

سید یعقوب خاں سفیر یارقند ہمراہی کپتان بنٹر صاحب ۱۵ جنوری کو داخل کلکتہ ہوئے +

بڑے دن سے چند روز پیشتر جزیرہ میکسوم کے شیخ نے جو بندر عباس سے بفاصلہ ۱۰ میل واقعہ ہے ایک گروہ جس میں آدمیوں کے ساتھ کچھ فساد کیا اور ایک عورت کو اٹھا لیگیا جب اسکی خبر شاہ کے گوشگذار ہوئی انہوں نے فوراً حاکم شیراز کو معہ پانچسو سوار اور دو ضرب توپ اور کچھہ فوج کے واسطے سرکوبی شیخ کے روانہ کیا حاکم مذکور اپنے ہمراہیوں کو بندر عباس پر چھوڑ کر خود آگے بڑھا اور شیخ کو اپنے روبرو طلب کیا جسوقت کہ شیخ حاضر ہوا اسے قید کر کے آٹھہ سو تومن جرمانہ کے ادا کرنیکا حکم دیا +

لودیانہ - ابتک بارش نہیں ہوئی بادل آتے ہیں لیکن ہمیں ترسا کر بغیر برسنے کے گذر جاتے ہیں +

افسوس یہاں کی صفائی کے باب میں ازحد کوشش کی جاتی ہے پھر بھی بڑی نالی کی ایسی غلیظ حالت ہے کہ رہائش سٹر کے کارخانے کے متصل ہو وہ دور تک ایسی عفونت اور بدبو رہتی ہے کہ وہاں سے گذرنا محال ہے یقین ہے کہ اسکے قرب و جوار کے رہنے والے جلد بیمار ہو جاوینگے - اور راہ سے گذرنے والوں کا ناک میں دم آ جاتا ہے اسجگہہ کی صفائی کی نسبت صاحب فرینڈآف انڈیا نے بحوالہ رپورٹ صاحب کمشنر بہادر حفظان صحت چند فقرات ذیل لکھے ہیں اگر صاحب کمشنر بہادر حفظان صحت کا قول راست ہو تو لودیانہ کی حالت از بس خوفناک ہے بڑی بڑی کشادہ ڈلیونسے ہمر

اطراف میں ایک گروہ متنفر بدبو پھیل رہی ہے جس گورنمنٹ نے حفظان کا طریقہ جو جاری کیا ہے شہر کیلئے ایک لعنت ہوگی ہو نالیاں ایسی بد وضع سے بنائی گئی ہیں کہ بھاری سیلاب بھی انہیں صاف نہیں کر سکتا +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

کیفیت صاحب فنانشل کمشنر بہادر حفظان صحت پنجاب

اس ہفتہ میں کل اموات ۵۷۰۵ واقعہ ہوئیں اور ہفتہ گذشتہ میں ۶۲۰۷ تھیں - از مرض چیچک ۱۳۳ - اموات درج رجسٹر ہوئیں - اس مرض سے اموات بڑھتی جاتی ہیں فی الحال اضلاع ہزارہ گجرات لدھیانہ انبالہ میں یہہ مرض بکثرت ہے - چھوٹے سے قصبہ جگادھری ضلع انبالہ میں یہہ مرض بکثرت پھیل رہا ہے ٹیکا لگانے میں بہت غفلت ہوئی ہے لیتے ٹیکا لگا یا نہیں گیا - اوسط اموات بڑے قصبوں کی علاوہ چند قصبوں کے بہت بڑھی ہوئی ہے - لنڈن کا اوسط اموات بباعث زیادتی بیماری تپ دق کے بڑھتا جاتا ہے باعث اسکا یہہ ہے کہ بباعث شدت سردی کے یہہ مرض بوڑھوں اور بچوں میں پھیل گیا ہے ایسی عمر میں سردی انسان کی زندگی کو خصوصاً مہلک ہے +

اشتہار مرآت الواعظین

جسمیں اسبابات کا بیان ہے کہ ملک ہندوستان میں روم و یونان وغیرہ ملکوں کی نسبت انجیل کی تاثیر کم ہوئے سے کم ہے جسکو ایک ہندوستانی پادری نے کمال دلسوزی سے انجیل کی اس آیت کو کہ - پس کیا اس سبب سے کہ میں تم سے سچ بولا تمہارا دشمن ہو گیا مد نظر رکھکر راست راست اور سچ سچ بیان کیا نہایت خوشخط چھپکر تیار ہوئی ہے قیمت فی جلد چار آنہ محصول ڈاک ایک آنہ جس کسی کو خریدنا منظور [illegible] منگوالے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا